اصلاح شدہ تحریر

تحریر: مکرمہ کلیم

عنوان: سنت کی عظمت

٭٭٭

وہ منظر کتنا حسین ہوتا ہے جب مشرق کی گود سے سورج اپنے سر پر کرنوں کا تاج سجا کر طلوع ہوتا ہے۔

جب برسات کی رت میں آم کے باغوں میں کوئل کوکتی ہے۔

جب بادِ نسیم گلوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے چمن سے گزرتی ہے۔

جب گھمبیر کالی گھٹاوں میں سفید براق کبوتر محوِ پرواز ہوتا ہے۔

جب چودھویں کا چاند ستاروں کے جھرمٹ میں اپنی محفل سجاتا ہے۔

جب گل و بلُبل روبرو گفتگو کرتے ہیں۔

جب مست خرام ندی گنگناتی ہوئی کسی مرغزار سے گزرتی ہے۔

جب گلاب کے مکھڑے پر شبنم کے موتی جھلملاتے ہیں۔

جب کسی صحرا میں رات کا سناٹا ستاروں کی کتھا سنتا ہے۔

جب شوخ و شنگ ہواؤں سے سیب اور ناشپاتی کے درختوں کی ڈالیاں مستی میں رقص کرتی ہیں۔

جب سرشار طوطوں کی ڈرائیں باتوں کی مستی میں اپنے بستروں کی جانب سحر انگیز پرواز کرتی ہیں۔

جب باصرہ نواز چمنستانوں میں تتلیاں دلربا رقص کرتی ہیں۔

جب چکور مہتاب کے گرد عاشقانہ پرواز کرتا ہے۔

جب حدی خوان کے دلفریب نغموں سے مسحور ہو کر اونٹوں کا قافلہ مستانہ وار دوڑتا چلا جاتا ہے۔

جب رات کی رانی کی خوشبو رات پر اپنا سحر جماتی ہے۔

جب کسی جھیل کے شفاف پانی میں چاند کا عکس اترتا ہے۔

جب موسم کی دلفریبی سے خوش ہو کر مور دیوانہ وار رقص کرتا ہے۔

جب برسات کی اندھیری بھیگی راتوں میں جگنوؤں کا چراغاں ہوتا ہے۔

جب نیلگوں آسمان سے لٹکتی ستاروں کی قندیلیں سیاہ راتوں پر نور کی کرنیں پھینکتی ہیں۔

جب فلک پر قوس قزح اپنے رنگوں کی جلوہ نمائی کرتی ہے۔

جب بادلوں کی اوٹ سے چاند آنکھ مچولی کرتا ہے۔

میں سوچتی ہوں کہ اگر یہ مناظر اتنے حسین ہیں تو وہ ہستی کتنی حسین ہو گی جس کے لیے یہ بزم ہستی سجائی گئی جس کے لیے کائنات کے گیسو سنوارے گئے۔

پھر کیوں نہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر دل وجان سے عمل کریں۔ زندگی کا کون سا ایسا شعبہ ہے جس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری رہنمائی نہ فرمائی ہو۔ انفرادی، اجتماعی، سیاسی ، معاشی غرض ہر شعبہ زندگی کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات وتعلیمات ہمارے لیے راہ نما اور سراپا نور ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ کو یہودیوں نے طنز کیا کہ "تمھارے نبی

تمھیں بیت الخلاء کے طور طریقے بھی سکھاتے ہیں" اس کا جواب حضرت سلمان نے بڑے فخر سے دیا، "ہاں! ہمارے نبی ہمیں یہ بھی سکھاتے ہیں"۔

آج ہم مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ ہم کافروں سے اتنے متاثر ہیں کہ ہر چیز ان سے مستعار لیتے ہیں، ذہنی غلامی اس حد تک ہے کہ کھانے سے لے کر پہننے تک ہر ہر چیز میں ان کی نقالی کو فخر سمجھتے ہیں اور ایسے بے دست و سرا پا رہتے ہیں جیسے ہمارے پاس کوئی مشعل راہ یا راہ نجات نہیں ہے۔

آیئے دیکھئے نقالی: میرے بیٹے کو دم کر دیں۔
کیا مسئلہ ہے اسے؟ ہم نے پوچھا۔
یہ ہر وقت روتا ہے، ڈرتا ہے اور کھانے میں ضد کرتا ہے۔
ہم نے اس کی بات کو بغور سنا اور عرض کیا:
محترمہ! اس بچے کو دم کا فائدہ ممکن نہیں لگتا کیونکہ جس جگہ کوئی جاندار کی تصویر ہوتی ہے وہاں اللہ کی رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔
یہ دیکھیں آپ کے بچے کی شرٹ پر کتنی بڑی اور واضح تصویریں بنی ہوئی ہیں۔ اس میں قرآنی آیات کا پڑھنا بے فائدہ ہی نہیں بلکہ بے ادبی بھی ہے۔
آپ اس کے کپڑے تبدیل کروائے ہو سکے تو شلوار اور کرتہ پہنایئے تاکہ سنت کے مطابق لباس ہو جائے پھر دم کا بھی زیادہ اثر ہو گا۔
اگلی مرتبہ نہلا دھلا کر سفید کرتہ شلوار پہنا کر تشریف لائیں۔ ہم نے آیات شفاء پڑھ کر پھونکی۔ ڈر ختم ہو گیا، رونا بھی کم ہو گیا۔

جب اللہ نے ہمیں زندگی کے ہر شعبہ میں قوانین دیئے ہیں تو کیا لباس کے بارے میں ہمیں آزاد چھوڑ دیا، صرف ایک لباس کیا ہم تو ہر طرح کے گناہ دل کھول کر کرتے ہیں پھر طرح طرح کی مصیبتیں ،پریشانیاں ہمیں چاروں سے گھیر لیتے ہیں مگر اس وقت بھی بہت کم لوگ سیدھے راستے پر آتے ہیں۔

جو لوگ زندگی سنت کے مطابق گزارتے ہیں ان کی زندگی کتنی پر کیف ہوتی ہے۔

؎رستہ میں اُن کے جو بھی چلا ہے
نہ جانے کیا کیا اس کو ملا ہے

سونا، جاگنا، پہننا اور کھانا یہ سب کام ہم سنت کے مطابق کریں تو یہی کام جو کہ بظاہر دنیاوی ہے لیکن سنت کے مطابق کرنے پر ہمیں ثواب ملتا ہے، بس ذرا سی توجہ اور دھیان کی ضرورت ہے۔ جب ہم اپنا ظاہر اسلام کے مطابق کریں گے اللہ تعالی باطل خود سنوار دے گا۔

؎یا ربٍ! تیرے محبوب کی شباہت لے کے آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کر دے میں صورت لے کے آیا ہوں